بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۸/۳۳	۱۷ شوال ۱۳۹۹ھ ۔ ۱۰ تبوک ۱۳۵۸ ہش ۔ ۱۰ ستمبر ۱۹۷۹ء	نمبر ۲۰۵

بحرِ حکمت کے موتی جوامع الکلم، جواہر الکلام

حقیقی متقی وہ ہے کہ ہزار ذلّت آتی ہو لیکن حق کو نہ چھپائے

خدا تعالیٰ کے نزدیک متقی ہونا اور شئے ہے اور انسانوں کے نزدیک متقی ہونا اور شئے

ارشادِ باری تعالیٰ

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۖ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي وَلِأُتِمَّ نِعْمَتِي عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۝

(بقرہ: ۱۵۱)

ترجمہ:۔ اور تو جس جگہ سے (بھی) نکلے اپنی توجہ مسجد حرام کی طرف پھیر دے اور تم (بھی) جہاں کہیں ہو اپنے منہ اس کی طرف کیا کرو تا ان لوگوں کے سوا جو ان (مخالفوں) میں سے ظلم کے مرتکب ہوئے ہیں (باقی) لوگوں کی طرف سے تم پر الزام نہ رہے۔ سو تم ان (ظالموں) سے مت ڈرو اور مجھ سے ڈرو (یہ حکم میں نے اس لئے دیا ہے کہ تم پر لوگوں کا الزام نہ رہے) اور تاکہ میں اپنی نعمت تم پر پوری کروں اور تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُنْصُرْ اَخَاکَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنْصُرُہٗ اِذَا کَانَ مَظْلُوْمًا اَرَاَیْتَ اِنْ کَانَ ظَالِمًا کَیْفَ اَنْصُرُہٗ قَالَ تَحْجُزُہٗ اَوْ تَمْنَعُہٗ مِنَ الظُّلْمِ فَاِنَّ ذٰلِکَ نَصْرُہٗ۔

(بخاری)

ترجمہ:۔ حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو اپنے بھائی کی مدد کر وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مظلوم کی مدد کرنے کا مفہوم تو میں سمجھتا ہوں لیکن ظالم کی مدد کرنے کا مطلب میری سمجھ میں نہیں آتا۔ آپؐ نے فرمایا کہ اس کو ظلم سے روکنا (ہاتھ سے یا زبان سے) اس کی مدد کرنا ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"حقیقی متقی وہ شخص ہے کہ جس کی خواہ آبرو جائے، ہزار ذلت آتی ہو، جان جانے کا خطرہ ہو، فقر و فاقہ کی نوبت آتی ہو تو وہ محض اللہ تعالیٰ سے ڈر کر ان سب نقصانوں کو گوارا کرے لیکن حق کو ہرگز نہ چھپائے ..... جب تک انسان خدا تعالیٰ کو مقدم نہیں رکھتا اور ہر ایک لحاظ کو خواہ برادری کا ہو خواہ قوم کا خواہ دوستوں اور شہر کے رؤسا کا خدا تعالیٰ سے ڈر کر نہیں توڑتا اور خدا تعالیٰ کے لئے ہر ایک ذلت برداشت کرنے کو تیار نہیں ہوتا تب تک وہ متقی نہیں ہے۔

قرآن شریف میں جو بڑے بڑے وعدے متقیوں کے ساتھ ہیں وہ ایسے متقیوں کا ذکر ہے جنہوں نے تقویٰ کو وہاں تک نبھایا جہاں تک ان کی طاقت تھی۔ بشریت کے قویٰ نے جہاں تک ان کا ساتھ دیا برابر تقویٰ پر قائم رہے حتیٰ کہ ان کی طاقتیں ہار گئیں اور پھر خدا تعالیٰ سے انہوں نے اور طاقت طلب کی جیسے کہ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ سے ظاہر ہے۔ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ یعنی آگے چلنے کے لئے اور نئی طاقت تجھ سے طلب کرتے ہیں ..... پس خوب یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک متقی ہونا اور شئے ہے اور انسانوں کے نزدیک متقی ہونا اور شئے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۷۴-۷۵)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۰ تبوک (ستمبر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ کل شام کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

فلو کی وجہ سے کمزوری ابھی باقی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

مجلس عاملہ جماعت گوجرانوالہ کے ممبر اور مخلص و فدائی احمدی دوست مکرم عبدالرشید صاحب درویش (کارپٹ یارن مرچنٹ) ڈیڑھ ماہ سے بعارضہ یرقان بیمار ہیں اور آجکل گنگارام ہسپتال لاہور کمرہ ۲۲ میں زیر علاج ہیں۔

جملہ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ خداوند کریم اپنے فضل سے برادرم عبدالرشید صاحب کو جلد کامل شفا بخشے۔ اللّٰھم آمین

(محمد اعظم اکسیر مربی سلسلہ احمدیہ مسجد احمدیہ۔ باغبانپورہ۔ گوجرانوالہ)

برادرم جے۔ بشیر احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نیگومبو (سری لنکا) کا خط آیا ہے کہ ان کے ۲۵ سالہ جوان لڑکے رشید احمد کو جبکہ وہ نماز عشاء احمدیہ مسجد نیگومبو میں ادا کرنے کے بعد اپنے گھر کو جا رہا تھا بعض شرپسندوں نے راستے میں ہی حملہ کیا۔ نقدی، گھڑی وغیرہ چھین لی اور چاقوؤں سے حملہ کرکے عزیز کو شہید کر دیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ عزیز کے خاندان اور دیگر سب احمدی احباب پر اس صدمہ کا اثر ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ خاندان کے سب افراد اور دیگر بہن بھائیوں کو صبر جمیل عطا فرمائے اور شہید کا خون نیک ثمرات کے لئے بطور کھاد کام کرے۔ (محمد اسمٰعیل منیر سابق مبلغ سری لنکا)

ملاقات کے سلسلہ میں ضروری اطلاع

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ بعض مصروفیات کی بنا پر مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۷۹ء کے بعد (تا اطلاع ثانی) حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقاتیں بند رہیں گی۔

پرائیویٹ سیکرٹری

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الاخبار والآراء

• آسمانی انکشاف کی پُرزور تائید کا خوشکن سلسلہ
• "ہم نے راندۂ درگاہ بنانے والا طریق اپنایا ہوا ہے"
• "ہزار بار ان کا مذہب ان سے بیزار ہے"

"مسیح کشمیر میں فوت ہوئے تھے"

حضرت بانیٔ سلسلۂ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس انقلاب انگیز انکشاف کی طرف کہ مسیح علیہ السلام صلیب سے زندہ اُترنے کے بعد فلسطین سے ہجرت کر کے شام، عراق، ایران اور افغانستان ہوتے ہوئے کشمیر چلے آئے تھے اور بنی اسرائیل کے گمشدہ قبائل کو راہِ راست پر لانے کے بعد یہیں انہوں نے وفات پائی تھی اور یہ کہ سرینگر کے محلہ خانیار میں آج بھی ان کی قبر موجود ہے، یورپ کے علمی حلقوں کی توجہ حالیہ زمانہ میں بڑے زور شور سے منعطف ہوئی ہے۔ چنانچہ وہاں کے سکالرز نے اس آسمانی انکشاف کی تائید میں مضامین، کتابیں اور خطوط لکھنے کا سلسلہ شروع کیا ہوا ہے۔ ان میں سے ایک جرمنی کے مشہور سکالر مسٹر انڈریاس فیبر کیسر کی کتاب بھی ہے جو حال ہی میں شائع ہوئی ہے۔ اس کتاب کا نام ہے "JESUS DIED IN KASHMIR" (یعنی مسیح کشمیر میں فوت ہوئے تھے)۔

جماعت احمدیہ کی عالمگیر کسرِ صلیب کانفرنس کے بعد سے جو جون ۱۹۷۸ء میں لندن میں منعقد ہوئی تھی اس آسمانی انکشاف اور انڈریاس فیبر کیسر کی کتاب میں مغرب کے علمی حلقوں کی دلچسپی بڑھتی جا رہی ہے اور دنیا بھر کے اخبارات میں اس موضوع پر مضامین اور خطوط کی اشاعت کا سلسلہ جاری ہے چنانچہ ابھی حال ہی میں انگریزی روزنامہ "ڈان" کراچی میں نیویارک کے مسٹر نارمن لوئیس نامی ایک صاحب کا خط شائع ہوا ہے جس کا اردو ترجمہ ہم ذیل میں ہدیہ قارئین کر رہے ہیں۔ اپنے اس خط میں وہ رقمطراز ہیں:-

"آج سے انیس سو سال قبل کی بات ہے کہ عیسائی مشنریوں نے یہ کہنا شروع کیا کہ انسانوں کے گناہوں کا کفارہ ادا کرنے کی خاطر مسیح نے صلیب پر جان دی اور پھر جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر چڑھ گیا۔ اس طرح انہوں نے لاکھوں انسانوں پر اپنی برتری کا سکہ بٹھایا۔

"ہم بائبل کے بہت سے سکالرز یہ عقیدہ رکھتے رہے ہیں کہ مسیح صلیب پر مرا نہیں تھا۔ خود اناجیل میں اس کی خاصی اہم شہادت موجود ہے۔ مثال کے طور پر صلیب سے اترنے کے بعد مسیح کا یہ قول ہی بطور شہادت پیش کیا جا سکتا ہے کہ "مجھے چھو کر دیکھو کیونکہ رُوح کے گوشت اور ہڈی نہیں ہوتی جیسا کہ مجھ میں دیکھتے ہو"۔ (یوحنا باب ۲۴ آیت ۳۹) پھر پیلاطوس خود حیران تھا کہ مسیح اتنی جلدی کیسے مر گیا جبکہ وہ بہت تھوڑا وقت صلیب پر لٹکا رہا تھا۔

انجیل کے بیان کے مطابق واقعہ صلیب کے بعد مسیح صرف پوشیدہ طور پر ہی نظر آیا یا ایک باغبان کے بھیس میں وہ دیکھا گیا۔ کیا وہ دوبارہ صلیب پر لٹکائے جانے کے ناقابلِ بیان خوف سے بچنے کی کوشش نہیں کر رہا تھا؟

اس کے متبعین (یعنی شاگردوں) کو بتایا گیا تھا کہ وہ ان سے پہلے ان کے آبائی وطن گلیل میں جائے گا جو اس وقت شام کا حصہ تھا۔ خود اناجیل میں اس کا کوئی ذکر نہیں ہے کہ مسیح ہوا میں اڑ کر گلیل گیا ہو۔ ہم کو یہی باور کرنا چاہیئے کہ وہ عام طریق کے مطابق پیدل سفر کرتا ہوا ہی وہاں پہنچا۔

آج تک جو عظیم ترین ناول لکھے گئے ہیں۔ ان میں سے ایک ناول "دی بروک کیریتھ" (THE BROOK KERITH) نامی ہے۔ یہ جارج مور (GEORGE MOORE) کا لکھا ہوا ہے۔ وہ بال کی کھال اتارنے اور گہری سوچ رکھنے والا شخص تھا۔ اس نے کچھ عرصہ فلسطین میں بھی گزارا تھا۔ اپنے قارئین کی اطلاع کے لئے اس نے اس امکان کا بھی ذکر کیا ہے کہ مسیح ہندوستان چلا گیا تھا۔

مغربی دُنیا نے اپنی یہ عادت بنا لی ہے کہ جب عظیم اہمیت کے حامل تاریخی آثار و شواہد ایشیائی ذرائع سے دستیاب ہوں تو وہ ضرور مخالفانہ نظر ڈالتے اور ان سے الٹ ہی سوچتے ہیں۔ لیکن اب ایک نہایت مختصر اور اس بنا پر با آسانی پڑھی جانے والی اور خاص طور پر مطالعہ کے قابل کتاب ہمارے سامنے آئی ہے اور وہ ہے انڈریاس فیبر باس فیبر کیسر (ANDREAS FABREAS FABER KAISER) کی کتاب "JESUS DIED IN KASHMIR" (یعنی مسیح کشمیر میں فوت ہوئے تھے)۔ یہ کتاب سفیئر بکس لمٹیڈ لندن (SPHERE BOOKS LTD LONDON U.K) نے شائع کی ہے۔ اس کتاب میں جو شہادت پیش کی گئی ہے وہ اس قابل ہے کہ اس پر پوری سنجیدگی سے غور کیا جائے۔ (نارمن لوئیس شوٹیلر ہائٹس۔ لیک جارج نیویارک)

(بحوالہ روزنامہ "ڈان" کراچی ۲۷ جولائی ۱۹۷۹ء۔ زیر عنوان "خطوط بنام ایڈیٹر")

آسمانی انکشاف کی پُرزور تائید کا یہ سلسلہ ایک اور ثبوت ہے۔ اس امر کا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے عین مطابق وہ دن قریب سے قریب تر آ رہا ہے جب نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہے گا اور نہ کوئی مصنوعی خدا اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کُفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دے گا۔ خدا تعالیٰ مستعد رُوحوں کو روشنی عطا کر رہا ہے۔ اور پاک دلوں پر نُور اتار رہا ہے اور اس طرح احرارِ یورپ کے مزاج میں رفتہ رفتہ تبدیلی آ رہی ہے۔

"راکھ کا ڈھیر"

باہمی افتراق و انشقاق کی دلدوز کیفیت کا ذکر کرتے ہوئے ریٹائرڈ میجر امیر افضل خان اپنے ایک مضمون بعنوان "اسلام کیا ہے، نظام مصطفیٰ" میں رقمطراز ہیں:-

"اسلام پر سب سے پہلی چوٹ یا وار معتزلہ نے کیا جب واصل بن عطا اور اس کے ساتھی نے جناب حسن بصریؒ کے درس سے خروج کیا۔ اس کے بعد عباسیہ کے زمانہ میں یونانی فلسفۂ حیات نے ہمارے دانشوروں پر گہرا اثر کیا۔ لیکن اس زمانہ میں ان اثرات کو دھونے والے صاحبان بھی آتے رہے جنہوں نے اسلامی فلسفۂ حیات کو اپنا کر قوم میں وحدتِ عمل اور وحدتِ فکر کو پیدا کیا۔ لمبی کہانی ہے لیکن اس سلسلہ میں الپ ارسلان، ملک شاہ، نور الدین زنگی، سلطان صلاح الدین، سلطان محمد فاتح، بایزید یلدرم، محمود غزنوی، سلطان سلیمان، سنجر، سلیم اور اورنگ زیب عالمگیر جیسے ہزاروں مجاہد پیدا ہوئے جنہوں نے جھوٹی ثقافت اور جھوٹے ادب سے مسلمانوں کو چھٹکارا دلایا یعنی اس ادب سے جس میں بھانت بھانت کی بولیاں ہوتی ہیں۔

لیکن آج اگر ہم دیکھیں تو ظاہر ہوگا کہ ہم نے وہ سب کچھ اپنایا ہوا ہے جس کی وجہ سے معتزلہ راندہ درگاہ ہوئے یا جو کچھ یونانی فلسفہ یا مغربی فلسفہ نے ہمیں سکھایا ہے۔ پاکستان ایک مقصد کے لئے بنایا گیا تھا اور وہ مقصد یہ تھا کہ ہم اپنے عقیدے کی حفاظت کر سکیں۔ غیرت اور حمیت کے ساتھ رہ سکیں۔ ابھی گزشتہ دنوں ایڈیٹوریل میں نوائے وقت نے جو کچھ لکھا ہے کہ امریکہ سرکار پاگل ہو گئی ہے تو وہاں اپنی سیاسی بے حسی کا رونا بھی رویا ہے۔ لیکن میرے لفظ شاید قوم پسند نہ کرے میرے لحاظ سے ہماری غیرت ختم ہو گئی ہے۔ اور ہم قوم نہیں ہیں بلکہ راکھ کا ڈھیر ہیں"

(نوائے وقت ۲۴ اگست ۱۹۷۹ء صفحہ ۶)

صاحبِ مضمون نے ڈرتے ڈرتے اس رائے کا اظہار کیا ہے کہ "ہم قوم نہیں ہیں بلکہ راکھ کا ڈھیر ہیں"۔ حالانکہ ڈاکٹر اقبال مرحوم یہ بات بہت پہلے ہی کہہ گئے ہیں۔ ان کا شعر ہے ؎

بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے
مسلماں نہیں راکھ کا ڈھیر ہے

صاحبِ مضمون نے ایک بات پتے کی کہی ہے اور وہ یہ کہ پہلے جب بھی مسلمانوں نے عجمی فلسفوں اور تہذیبوں کے آثار قبول کئے "ان اثرات کو دھونے والے صاحبان بھی آتے رہے"۔ غور طلب بات یہ ہے کہ اب جب کہ بقول صاحبِ مضمون:

"ہم نے وہ سب کچھ اپنایا ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے معتزلہ راندۂ درگاہ ہوئے۔ یا جو کچھ یونانی اور مغربی فلسفہ نے ہمیں سکھایا"۔ ان اثرات کو مٹانے والے آنے کیوں بند ہو گئے اور اس حال میں تو ضرور ہی کوئی آنا چاہیئے جب کہ بقول ڈاکٹر اقبال اور بقول صاحبِ مضمون مسلمان راکھ کا ڈھیر بن چکے ہیں۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ آنے والا آیا اور اس نے تمام اثرات کو دھو کر حقیقی اسلام کو از سرِ نو پیش کیا لیکن اس سے جان بوجھ کر اعراض کیا جا رہا ہے؟ کیا عجب یہ بضد اعتراض ہی مرض کی شدت کو بڑھانے اور بظاہر لا علاج بنانے کا ذمہ دار ہو؟ ہم سمجھتے ہیں اسی صورتِ حال کا یہ پہلو سب سے زیادہ غور طلب ہے۔ اسی غور و فکر کے صحیح نتیجہ پر ہی اصلاحِ احوال کا دارومدار ہے۔

(باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بنی اسرائیل کے تین گروہ

اسباطِ عشرہ کس طرح مسلمان ہوئے؟

مکرم شیخ عبد القادر صاحب لاہور

سورۃ آل عمران میں بنی اسرائیل کی تین جماعتوں کا ذکر ہے۔ پہلا گروہ وہ ہے جو خدا کے غضب کے نیچے ہے۔ فرمایا

"ان کے لئے ذلت و مسکنت کا وعید) اس سبب سے ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کرتے تھے اور بلاوجہ نبیوں کے قتل کے درپے تھے۔ اور یہ بات ان کے نافرمانی کرنے اور حد سے تجاوز کرنے کے سبب سے ان میں پائی جاتی تھی۔" (آیت ۱۱۳)

آگے فرمایا کہ بنی اسرائیل سارے ایک جیسے نہیں ہیں۔ ان میں ایک دوسرا گروہ بھی ہے۔

"وہ سب (لوگ) برابر نہیں ہیں۔ اہل کتاب ہی میں سے ایک ایسی جماعت بھی ہے جو (اپنے عہد پر) قائم ہے۔ وہ رات کے اوقات میں اللہ کی آیتوں کو پڑھتے ہیں۔ اور سجدے بھی کرتے ہیں۔ وہ اللہ پر اور آنے والے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور نیکی کی ہدایت کرتے اور بدی سے روکتے ہیں۔ اور نیک کاموں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھتے ہیں اور یہ لوگ نیکوں میں سے ہیں اور جو نیکی بھی وہ کریں اس کی ناقدری نہیں کی جائے گی۔ اور اللہ متقیوں کو خوب جانتا ہے۔" (آیت ۱۱۶)

اور اسی سورۃ کے آخر میں بنی اسرائیل کے ان افراد کا ذکر ہے جو اسلام کے دامن سے وابستہ ہو چکے تھے۔

"اور اہل کتاب میں سے بعض یقیناً ایسے بھی ہیں جو اللہ پر اور جو کچھ تم پر اتارا گیا ہے اس پر اور جو کچھ ان پر اتارا گیا ہے اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ساتھ ہی وہ اللہ کے آگے فروتنی بھی اختیار کرنے والے ہیں۔" (آیت ۲۰۰)

اسی طرح سورۃ اعراف میں نیک و بد اہل کتاب کا ذکر ہے۔ بارہ اسباط بنی اسرائیل کے بارے میں فرمایا۔

"اور ہم نے ان کو زمین میں گروہ در گروہ بنا کر پھیلا دیا ہے۔ ان میں سے کچھ نیک ہیں اور کچھ بد۔ اور ہم ان کو اچھے حالات اور برے حالات سے پرکھتے رہتے ہیں۔ تا کہ وہ (اپنی غلطیوں سے) باز آجائیں۔"

مگر پہلے بنی اسرائیل کے بعد کچھ اور بنی اسرائیل کھڑے ہو گئے ہیں۔ جو (بظاہر) کتاب موسےٰ کے وارث ہیں لیکن دراصل اس ورلی زندگی کے اموال کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔" (آیت ۱۶۹)

اسی سورہ مبارکہ میں دوسری جگہ ہے۔

"اور موسےٰ کی قوم میں سے ایک جماعت ایسی بھی ہے جو حق کے ذریعہ ہدایت پا رہے ہیں۔ اور اسی کے ذریعہ سے دنیا میں انصاف کر رہے ہیں۔" (آیت ۱۶۰)

ان آیات مبارکہ سے ظاہر ہے۔ کہ نزول قرآن کے وقت بنی اسرائیل کے تین طبقے تھے۔ ایک طائفہ نبی موعود کی تلاش میں تھا۔ کچھ افراد نے آنے والے پیغمبر کو پا لیا۔ اور بڑے خلوص سے اس کے دامن رحمت کے ساتھ وابستہ ہو گئے۔ اور ایک بدقسمت طائفہ نے نبی موعود کو پایا۔ اور اس کے بدترین دشمن ہو گئے۔

قوم موسےٰ کے بنی اسرائیل میں اسینی مونتیاد کا گروہ بھی شامل تھا۔ جس نے مخفی طور پر حضرت مسیح کو صلیبی موت سے بچانے میں مدد دی تھی۔ نبیٔ موعود کی تلاش میں شام سے نکل کر حجاز میں آباد ہو گئے۔ ان کے صحائف بحر میت کے غاروں سے نکلے ہیں۔ ان میں جس قرتادۂ حق (استاد صدق) کا ذکر ہے اس سے مراد حضرت مسیح علیہ السلام ہیں۔ اور آنے والے پیغمبر کی عظیم الشان بشارات درج ہیں۔ رومیوں کے حملہ میں ان پر بڑے مظالم ڈھائے گئے۔ بالآخر بحر میت کے علاقے سے نکل کر شام و حجاز میں پھیل گئے۔

بحیرہ راہب اور ابن الہیبان اسی مکتبۂ فکر کے اخلاف اور ثمرات تھے۔ صحائف قمران میں ہے کہ تہائی رات تک صلحاء قمران عبادت اور صحائف کے مطالعہ میں گزارتے تھے۔ ان کا عبرانی خطاب یشاریم تھا۔ یہ قوم موسےٰ کے لاوی تھے۔ یشاریم کے معنے صالحین کے ہیں۔

قرآن حکیم میں ہے۔

"اور موسےٰ کی قوم میں سے ایک جماعت ایسی بھی ہے۔ جو حق کے ذریعہ ہدایت پا رہے ہیں۔"

اس سے مراد بالخصوص اسینی فرقہ کے لاوی اور ان کے اخلاف ہیں۔ ان کو دوسری جگہ صالحین بھی کہا گیا۔

صلحاء بنی اسرائیل میں سے ایک ابن الہیبان بھی تھے۔ انہوں نے یہود کو انتقال کے وقت وصیت کی۔ یہ وصیت تاریخ میں محفوظ ہے۔ لکھا ہے۔

"جب اس کے انتقال کا وقت آیا تو اس نے یہود کو جمع کیا اور کہا کہ تمہیں معلوم ہے کہ میں شام جیسی سرسبز و شاداب جگہ چھوڑ کر مدینہ جیسی غیر شاداب جگہ کیوں چلا آیا۔ میں یہاں اس لئے آیا تھا کہ مجھے ایک نبی کا انتظار تھا جو یہاں ہجرت کر کے آئے گا۔ میں اگر زندہ رہتا تو اس کی اتباع کرتا۔ دیکھو تم لوگ اس کی اطاعت سے گریز نہ کرنا۔ ورنہ یہ اعراض (تمہیں باغی بنا دے گا) اس طرح تمہارے قتل کا سبب بنے گا۔

(سیرت ابن ہشام)

بنی اسرائیل کے اسباط عشرہ تاریخ میں گمشدہ قبائل کہلاتے۔ وہ بلاد شرقیہ کے دھندلکوں میں گم ہو گئے۔ وطن واپس نہیں لوٹے۔ کتب یسعیاہ میں یہ پیشگوئی تھی کہ

"یہ لوگ آنے والے نور میں شامل ہو کر پورے طور پر بحال ہو جائیں گے۔"

(یسعیاہ ۴۹ باب)

قرآن حکیم سے معلوم ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل کا ایک مخفی وفد مکہ معظمہ میں آیا۔ یہ چونکہ دور دراز کے کوہستانی علاقے کے لوگ تھے۔ مکہ والوں سے بالکل مخفی ملنے کے لئے آئے۔ اس لئے ان کو "جن" کہا گیا۔ اس مخفی مشن کی تفصیل سورۃ الاحقاف میں ہے۔ یہ لوگ جب واپس لوٹے تو انہوں نے

"اپنی قوم سے کہا اے ہماری قوم ہم نے ایک ایسی کتاب کو سنا ہے۔ جو موسےٰ کے بعد اتاری گئی ہے۔ اور جو کتابیں اس سے پہلے اتری ہیں۔ ان کی تصدیق کرتی ہے۔ اور سچ کی طرف اور سیدھے راستے کی طرف راہنمائی کرتی ہے۔ اے ہماری قوم اللہ کی طرف سے بلانے والے شخص کی پکار کو قبول کرو اور اس پر ایمان لے آؤ۔"

یہ لوگ کون تھے؟ روایات میں ہے کہ یہ نصیبین کے یہودی تھے۔ تاریخ افاغنہ میں ہے کہ افغان بنی اسرائیل ہیں۔ ان کا ایک وفد مخفی طور پر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ملا تھا۔ واپسی پر ساری قوم مسلمان ہو گئی۔ یہ روایت افغانوں میں متداول اور مشہور ہے۔ اب اس کی تائید میں نئے نئے شواہد مل رہے ہیں۔

افغانستان کی حالیہ کھدائیوں میں علاقہ غور میں ایک یہودی نو آبادی کے آثار ملے ہیں۔ دو درجن کے قریب الواح مزار دستیاب ہوئے۔ جن پر فارسی عبرانی ملی جلی عبارات اور عہد عتیق کا قدیم عبرانی متن درج ہے۔ تاریخ کا ابھی فیصلہ نہیں ہوا۔ یہ الواح آٹھویں یا بارھویں صدی کے ہیں۔ لیکن بائیبل کی مختصر عبرانی عبارات بتاتی ہیں کہ اس علاقہ میں بنی اسرائیل زمانہ قدیم سے آباد تھے۔ ان کے پاس عہد عتیق کا وہ متن تھا جو کہ موجودہ روایتی یعنی مسوراتی متن سے بھی پرانا تھا۔

علماء اثریات کا ایک حوالہ درج ذیل ہے
"افغانستان میں رہنے والے یہود میں یہ روایت پائی جاتی ہے کہ وہ بنی اسرائیل کے اسباط عشرہ کی نسل میں سے ہیں۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ کابل کے قریب جس ہیکل کے کھنڈر پائے جاتے ہیں۔ وہ بخت نصر کے زمانہ کی ہے اس علاقہ کے یہود کی تاریخ کے بارہ میں بہت کم معلومات ملتی ہیں۔ ہاں یہ بات یقینی ہے کہ افغانستان کے بنی اسرائیل فلسطین اور بابل کے یہود سے کٹ کر بہت قدیم زمانہ میں یہاں آ گئے تھے۔ کیونکہ وہ طالمود کو بالکل نہیں جانتے۔ (گویا وہ طالمود کے مرتب ہونے سے پہلے کے افغانستان میں بس گئے تھے) اندریں صورت ان کے ماضی کو اجاگر کرنے والا آثار کا کوئی قطعہ بھی بہت بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ یہ امر بہت خوشکن ہے کہ افغانستان سے عبرانی کتبات ملے ہیں امید ہے کہ یہ تاریخی نوادر بہت جلد تحقیق کے لئے دنیا کے سامنے پیش کر دیئے جائیں گے بہرکیف ہم بصمیم قلب طالوی مشن کو مبارکباد پیش کرتے ہیں جس نے اتنے اہم انکشاف کی بنیاد ڈالی ہے"۔

یہ اقتباس ہم نے روما سے شائع ہونے والے جرنل ایسٹ اینڈ ویسٹ کے الشوع دسمبر ۱۹۶۵ء سے لیا ہے۔ اسی مقالہ میں دوسری جگہ ہے

"یہ امر بہت قابل توجہ ہے کہ عبرانی بائیبل کے موجودہ مسورائی متن کی بجائے ان کتبات میں یسعیاہ نبی کے ایک حوالہ کا وہ متن ملتا ہے۔ جو کہ صحائف قمران میں آیا ہے۔ شاید یہ ایک اشارہ ہے کہ مسورائی متن کی ترتیب سے بہت پہلے افغانستان کے یہودی اپنے مرکز سے کٹ کر یہاں آباد ہو چکے تھے"۔

ان تاریخی حقائق سے یہ امر ظاہر ہے کہ قرآن کریم نے جن صلحاء بنی اسرائیل کا ذکر کیا ہے۔ جو کہ عابد و زاہد ہیں۔ پھر ان کے ایک مخفی مشن کا ذکر ہے۔ اس سے مراد بنی اسرائیل کے وہ فرقے اور ان کے صلحاء ہیں جو کہ اپنے مرکز سے کٹ کر تاریخ کے دھندلکوں میں گم ہو گئے۔ بعثت نبوی کے بعد ان کے دلوں میں تلاش و جستجو پیدا ہوئی۔ انہوں نے سفارتی نمائندے اسلامی ممالک میں بھیجے معلومات حاصل کیں۔ اس طرح آہستہ آہستہ اسلام اور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دامن سے وابستہ ہو گئے پھر ان کے اندر حکومت بھی آ گئی۔

افغانستان کے بلاد و امصار کے نام بھی یہی ظاہر کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل یہاں آباد ہوئے تھے کسی زمانہ میں، افغانستان میں علاقہ "غور" بنی اسرائیل کا گہوارہ تھا۔ ایسٹ اینڈ ویسٹ میں کتبات افغانستان پر ایک سکالر کا مضمون شائع ہوا ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ وادی اردن کا پرانا نام جو کہ عرب قبائل نے رکھا تھا "غور" ہے۔ اور یہی نام افغانستان میں ملتا ہے۔ لکھتے ہیں:

"افغانوں کی اپنی روایت بتاتی ہے کہ وہ بنی اسرائیل کے گمشدہ اسباط عشرہ میں سے ہیں۔ انہوں نے ہری رود وادی کو "غور" کا نام دے دیا جس طرح دریائے اردن کے علاقہ سے ہجرت کرنے والے منڈیہ فرقہ کے لوگ (جو حضرت یحیٰؑ کی امت ہونے کا دعوے رکھتے ہیں ہر ندی کو "یردنا" کا نام دیتے ہیں"

(ایسٹ اینڈ ویسٹ مارچ، جون ۱۹۶۰ء صفحہ ۵۸)

اسی طرح کابل عبرانی لفظ ہے۔ بائیبل میں ہے کہ حضرت سلیمانؑ نے کابول کا علاقہ جو کہ گلیل میں تھا شاہ حیرام کو دے دیا۔ (سلاطین نمبر ۱ ۹/۱۰-۱۳)

نسخہ سبعینیہ کی رو سے کابل کے معنی Border Land کے ہیں۔ یعنی سرحدی علاقہ دیکھیں بائیبل کومنٹری (295 ص

کشمیر میں بھی بنی اسرائیل کا ایک طائفہ آباد ہوا ابو ریحان البیرونی نے لکھا ہے کہ اہل کشمیر دروں کی حفاظت کرتے۔ بغیر اجازت باہر کے لوگوں کو آنے نہیں دیتے تھے جن قوموں کو کشمیر میں آنے کی اجازت تھی ان میں یہود شامل تھے۔ عبد القادر بن قاضی القضاۃ واصل علی خان نے ۱۲۴۵ ہجری میں "حشمت کشمیر" کے نام سے ایک فارسی تاریخ مرتب کی۔ یہ ابھی تک طبع نہیں ہوئی۔ اس کے نادر قلمی نسخے پنجاب یونیورسٹی لائبریری۔ لاہور، کلکتہ میوزیم اور برٹش میوزیم لائبریری میں موجود ہیں۔ اس کتاب میں پرانے لٹریچر کے حوالے سے یہ بتایا گیا کہ زمانہ قدیم میں بنی اسرائیل افغانستان اور کشمیر میں آباد ہوئے کشمیر میں بنی اسرائیل کی حکومت بھی رہی۔ ان کے پہلے حکمران عیسیٰ بن عدن تھے۔ جو کہ آل داؤد میں سے تھے۔ "حشمت کشمیر" کا ایک اقتباس ملاحظہ ہو:

"افغان بزرگوں میں سے ایک شخص خالد بن ولید سیف اللہ کے ذریعہ مسلمان ہو گیا اور تیسری خلافت کے زمانہ میں اسلامی سپہ سالار اخشاب بن لیث کے ساتھ وہ (اور اس کا قبیلہ) شامل ہو گئے اور خراسان اور توران کے اکثر شہر فتح کئے۔

سلطان محمود غزنوی کے ساتھ بھی اس قبیلہ کے چند ہزار سوار و نیزہ بردار اشخاص شامل تھے۔ اور ہندوستان کی فتوحات میں سلطان کے رفیق رہے"

شیعہ فرقہ کی مشہور کتاب اصول کافی میں ہے کہ کشمیر کے علماء اہل کتاب تورات۔ زبور اور انجیل کے ماننے والے تھے۔ انہوں نے اپنے ایک عالم غانم ہندی کو نبی موعود کی تلاش میں بھیجا۔ وہ بلخ میں پہنچا تو مسلمان ہو گیا۔ صافی شرح اصول کافی میں ہے کہ غانم ہندی ماوراء النہر سے ۲۶۴ ہجری میں واپس آیا۔ گویا یہ کشمیر کا پہلا مسلمان تھا۔

عبرانی میں غنیم کا کام علین سے لیتے ہیں، غنیم نہیں ہے عبرانی میں عند کے معنی فتوے دینے کے ہیں۔ غانم کشمیر کے اہل کتاب کا مفتی اعظم تھا۔ صافی شرح اصول الکافی میں ہے

"غانم ہندی سے روایت ہے کہ ہم کشمیر کے اہل کتب کو مسائل حلال و حرام میں شریعت عیسیٰ پر فتوے دیا کرتے تھے"

اس سلسلہ کا سب سے بڑا ثبوت ایران کے آثار قدیمہ سے ملا ہے۔ تیسری صدی کے ساسانی کتبات پڑھ لئے گئے ہیں۔ ان میں بدھوں اور برہمنوں کے ساتھ "یہود و ناصرا" کے پائے جانے کا ذکر ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کے شمال مغرب اور مشرقی ایران میں بنی اسرائیل اور رسولاً الیٰ بنی اسرائیل حضرت مسیح ناصری کی امت موجود تھی۔ یہی لوگ آگے چل کر اسلام کی آغوش میں آ گئے۔

چین میں بھی بنی اسرائیل کا ایک طائفہ تھا وہ بھی مسلمان ہو گیا۔ پروفیسر آرنلڈ اپنی کتاب "دعوت اسلام" (پریچنگ آف اسلام) میں لکھتے ہیں۔

"چین کے جو یہودی مسلمان ہوئے تھے۔ ان کا قبول اسلام بھی غالباً تبلیغی کوششوں کا نتیجہ تھا۔ یہودی چین میں بہت قدیم زمانے سے آباد تھے"

(دعوت اسلام اردو ترجمہ صفحہ ۳۰۱)

نوافل کی حکمت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"ایک فرائض ہوتے ہیں دوسرے نوافل۔ یعنی ایک تو وہ احکام ہیں جو بطور حق واجب کے ہیں اور نوافل وہ ہیں جو زائد از فرائض ہیں اور وہ اس لئے ہیں کہ تا فرائض میں اگر کچھ کمی رہ گئی ہو۔ تو نوافل سے پوری ہو جاوے۔

لوگوں نے نوافل صرف نمازی کے سمجھے ہوئے ہیں۔ نہیں یہ بات نہیں ہے۔ ہر فعل کے ساتھ نوافل ہوتے ہیں"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۹۸-۱۹۹)

درخواست دعا

۱۔ میرے بہنوئی مکرم نور الدین صاحب الہ دین کے متعلق انڈیا سے اطلاع ملی ہے کہ چند روز سے سخت بیمار ہیں بے ہوشی طاری ہے آکسیجن لگائی جا رہی ہے۔ حالت تشویشناک ہے۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے

شیخ محمود احمد سعید فاضل عربی واقف زندگی
دار الصدر جنوبی ربوہ

۲۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری والدہ محترمہ خوش دامن صاحبہ اور ماموں اور ممانی کو صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے آمین

عبد الرشید تبسم کارکن وقف جدید ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

آج سے ۳۸ سال پہلے : ۱۰ ستمبر ۱۹۴۱ء

جماعت احمدیہ کے ساتھ پنجاب کی انگریزی حکومت کا مخالفانہ اور معاندانہ سلوک

صوبائی حکومت کا ایک خطرناک منصوبہ اور اس کی ناکامی

جماعت احمدیہ کے مخالفین اُٹھتے بیٹھتے جماعت پر یہ سر تا پا جھوٹا الزام لگاتے نہیں تھکتے کہ جماعت احمدیہ انگریزوں کی قائم کردہ تھی اور وہی اس کے پشت پناہ تھے۔ مگر اس دعوے کا جھوٹ ظاہر کرنے کے لئے تاریخ احمدیت میں سے ان بہت سے اوراق پر ایک نظر ڈال لینا کافی ہے جن میں بتایا گیا ہے کہ ہندوستان کی انگریز حکومت کس کس طرح احمدیوں کو ہراساں کرنے کی کوشش کرتی تھی اور قادیان میں اور قادیان کے باہر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ساتھ انگریزی حکومت کا سلوک کس طرح مخالفانہ اور معاندانہ تھا۔ انگریزی حکومت پنجاب کے اعلیٰ افسروں کی ہمیشہ سے یہ کوشش ہوتی تھی کہ اس امن پسند جماعت پر کوئی نہ کوئی الزام لگا کر اس کے خلاف کارروائی کی جائے چنانچہ اس مقصد کے لئے اندر ہی اندر منصوبے بنائے جاتے تھے۔ اس قسم کا ایک خوفناک منصوبہ آج سے ۳۸ سال پہلے ۱۰ ستمبر ۱۹۴۱ء کو اس وقت بھی پیش آیا جبکہ حضور رضؓ تبدیلیٔ آب و ہوا کے لئے چند دن کے لئے ڈلہوزی میں مقیم تھے۔ اس واقعہ کی تفصیلات تاریخِ احمدیت کی جلد نہم کے صفحہ ۲۴۸ پر واقعہ ڈلہوزی کے نام سے درج ہیں۔

واقعہ یوں تھا کہ دن کے قریباً بارہ بجے ایک ڈاکیہ جو کہ ڈاک لے کر آیا تھا حضور رضی اللہ عنہ کے صاحبزادہ مرزا خلیل احمد کے پاس آیا اور اسے ایک بے رنگ پیکٹ دے کر کہا کہ یہ تمہارے نام ہے اسے وصول کر لو مگر صاحبزادہ صاحب نے جو کہ نوجوان اور کم عمر تھے حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب درد سے پوچھا کہ کیا یہ لے لینا چاہیئے۔ مکرم درد صاحب نے انکار کر دیا۔ مگر صاحبزادہ صاحب نے دوبارہ کہا کہ ڈاکیہ اصرار کر رہا ہے کہ صرف دو آنے کی بات ہے۔ یہ پیکٹ وصول کر لو۔ چنانچہ ڈاکیے کے اصرار پہ صاحبزادہ صاحب نے یہ پیکٹ وصول کر لیا اور اس کا ڈھیلا سا کور پھاڑے بغیر اندر کے کاغذات نکال کر دیکھے تو معلوم ہوا کہ اس میں حکومت کے خلاف کچھ چھپے ہوئے کاغذات ہیں۔ صاحبزادہ صاحب یہ پیکٹ حضور رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے۔ حضور نے پیکٹ میں موجود کاغذات اسی طرح نکال کر دیکھے اور فوراً مکرم درد صاحب کو بلایا اور انہیں اس پیکٹ کے بارے میں بتایا اور یہ پیکٹ درد صاحب کے حوالے کر کے حضور رضی اللہ عنہ خود گورنر پنجاب کے نام ایک تار لکھنے بیٹھ گئے جس میں بتایا گیا تھا کہ حکومت کے خلاف اس طرح مخالفانہ مواد ڈاک کے ذریعے تقسیم کیا جا رہا ہے اور ایک پیکٹ صاحبزادہ مرزا خلیل احمد کے نام بھی آیا ہے اس لئے حکومت مناسب کارروائی کرے

حضور کے مکان میں پولیس

حضور رضی اللہ عنہ یہ تار لے کر نیچے تشریف لائے تو پتہ چلا کہ دالان، برآمدہ اور ڈرائنگ روم میں پولیس بھری ہوئی ہے۔ مکرم درد صاحب نے بتایا کہ پولیس والوں نے صاحبزادہ مرزا خلیل احمد کو بلایا تھا اور وہ اس پیکٹ کے بارے میں پوچھ رہے تھے جو کہ اس وقت درد صاحب کے ہاتھ میں تھا۔ پولیس والوں نے صاحبزادہ صاحب کو کہا کہ آپ یہ پیکٹ درد صاحب کے ہاتھ سے لے کر کھول دیں۔ صاحبزادہ صاحب نے انکار کیا تو پولیس نے درد صاحب سے پیکٹ لینا چاہا۔ درد صاحب نے کہا کہ آپ بتائیں کہ کس قانون کے تحت آپ پیکٹ مانگ رہے ہیں۔ اس پر پولیس والوں نے یہ پیکٹ چھین کر پھینک دیا اور ایک پولیس والا اسے فوراً اٹھا کر بھاگ گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد رائفلوں سے مسلح پولیس بھی حضور رضؓ کے مکان کے گرد جمع ہو گئی۔ حضور رضؓ نے گورنر کو تار دیا۔ تھانہ میں پتہ کرایا تو کوئی اعلیٰ افسر نہیں تھا۔ جو پولیس والے آئے تھے ان میں سے کوئی ان لوگوں کا افسر بننے کو تیار نہیں تھا اور نہ ہی وہاں سے جانے کو تیار تھے۔ اس پر ایک مجسٹریٹ کو بلوایا گیا۔ اس نے پولیس سے رپورٹ طلب کی تو پولیس نے جو رپورٹ دی وہ اتنی غلط تھی کہ مجسٹریٹ نے کہا کہ اس دفعہ کے تحت تو تم مجسٹریٹ کی اجازت کے بغیر کارروائی ہی نہیں کر سکتے۔ چنانچہ دوپہر بارہ بجے سے شام سات بجے تک پولیس نے حضور کے مکان کا محاصرہ کئے رکھا۔ اور اہل خانہ کو تنگ کرتے رہے۔

حضور رضی اللہ عنہ اگلے دن قادیان چلے گئے۔

پولیس شامل تھی

اور بعد میں واقعہ کی تحقیقات پوری کی گئی تو پتہ چلا کہ پولیس اس سارے ڈرامے میں شامل تھی اور صاحبزادہ مرزا خلیل احمد کو ایک گمنام پیکٹ دے کر انہیں گرفتار کر کے جماعت احمدیہ کو انگریزوں کی باغی ثابت کرنا مقصود تھا۔ یہ کارروائی جس عجیب و غریب قانون کے تحت کی گئی تھی اس سے یہی معلوم ہوتا تھا کہ ایسا پیکٹ جس کے بھی گھر میں جائے اس شخص کو پیکٹ وصول کرنے کے جرم میں گرفتار کیا جا سکتا تھا۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ نے ۱۲ ستمبر ۱۹۴۱ء کے خطبے میں جس میں حضور نے اس واقعے کی تمام تفاصیل سے آگاہ کیا اس قانون کے اعلان کے بارے میں احتجاج کرتے ہوئے فرمایا:۔

"میں نہیں سمجھ سکتا کہ اس قانون کا یہ منشاء ہو جو پولیس نے سمجھا لیکن چونکہ میں نے اس کے متعلق گورنمنٹ کو توجہ دلائی ہے اس لئے میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ اس کا کیا جواب دیتی ہے۔ اگر گورنمنٹ کا یہی منشا ہے تو بغیر مزید تحقیق کئے ابھی سے یہ کہہ دیتا ہوں کہ اس کے ماتحت ہندوستان میں کسی شخص کی عزت محفوظ نہیں"

اس واقعے کا منظر عام پہ آنا تھا کہ مخلصین جماعت میں زبردست جوش و ہیجان پیدا ہو گیا اور انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اپنے نام پیش کرنے شروع کر دیئے کہ ہم سے انفرادی طور پر جس قربانی کا بھی مطالبہ کیا جائے گا ہم دینے کو تیار ہیں۔ تاہم احمدیوں نے نہایت صبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے کسی غیر قانونی اقدام سے کلّی اجتناب کیا۔

ہندوستان کے اخبارات کا احتجاج

اس موقعہ پر جن اخبارات نے اس واقعے پر احتجاج کیا ان میں روزنامہ 'انقلاب' لاہور، اخبار 'پارس' لاہور، اخبار 'حق' لکھنؤ، اخبار 'سرفراز' لکھنؤ، اخبار 'حقیقت' لکھنؤ، 'نیشنل ہیرلڈ' لکھنؤ اور 'اودھ اخبار' لکھنؤ شامل ہیں۔

اخبار 'حقیقت' لکھنؤ نے لکھا "اگر کسی اور جماعت کے لیڈر کے ساتھ ایسا برتاؤ کیا گیا ہوتا تو ہمارا خیال ہے کہ اس وقت ہندوستان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک ایسی آگ لگ چکی ہوتی جو آسانی سے بجھائی نہیں جا سکتی تھی۔۔۔۔ سب کو متفق ہو کر پنجاب گورنمنٹ کے اس نازیبا فعل کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنی چاہیئے"

اس واقعہ پر قریباً نو ماہ تک حکومت اور جماعت احمدیہ کے درمیان خط و کتابت اور تحقیق و تفتیش ہوتی رہی۔ آخر حکومت کو اپنی غلطی تسلیم کرنی پڑی اور حکومت پنجاب کی طرف سے کمشنر لاہور ڈویژن کو بھیجا گیا کہ اس معاملے پر معذرت کریں مگر حضور نے کمشنر لاہور کے پاس گورداسپور جانے سے انکار کر دیا اور کہا کہ چونکہ یہ واقعہ مشتہر ہو چکا ہے اس لئے اس کی معافی بھی تحریری ہونی چاہیئے۔

حکومت نے تحریری طور پر معافی مانگ لی

چنانچہ آخر کار ۲۷ اپریل ۱۹۴۲ء کو حکومت پنجاب کے ہوم سیکرٹری مسٹر ایف بی۔ ولیس نے ایک تحریری چٹھی کے ذریعہ معافی مانگ لی۔ چنانچہ حکومت کے خط میں لکھا گیا کہ:

"بعض اتفاقی واقعات کی وجہ سے جو قابلِ افسوس ہیں، پولیس کا کوئی اعلیٰ افسر اس وقت ڈلہوزی میں موجود نہیں تھا جو اس معاملہ کو اپنے ہاتھ میں لیتا مگر یہ بات تحقیقات سے ثابت ہے کہ جونیئر افسر انچارج نے اپنے فرائض کے ادا کرنے میں عقل اور پوری

(باقی صفحہ ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ تعمیر مساجد صدقہ جاریہ ہے۔

عرصہ ۱۶؍مئی تا ۳۱؍مئی ۱۹۷۹ء میں مساجد فنڈ میں حصہ لینے والے مخلصین جنہوں نے دس روپے یا اس سے زائد رقوم ادا فرمائی ہیں۔ ان کے اسماء گرامی بغرض دعا درج ذیل ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

۱۔ مکرم رانا محمود خان صاحب المشرب اقصیٰ روڈ ربوہ — ۱۰۰-۰۰
۲۔ " پروفیسر ناصر احمد صاحب لاہور — ۱۰۰-۰۰
۳۔ " نذیر احمد صاحب شیزان ریسٹورنٹ " — ۹۷۴-۰۰
۴۔ محترمہ والدہ صاحبہ محمد امجد صاحب کوارٹر ۷۶ تحریک جدید ربوہ — ۵۰-۰۰
۵۔ مکرم نعیم اللہ خان صاحب منصف بلڈنگ چنیوٹ — ۱۰-۰۰
۶۔ " مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر استاد جامعہ احمدیہ ربوہ — ۱۱-۰۰
۷۔ " حکیم فضل محمد صاحب بہتی ضلع پشاور — ۱۰-۰۰
۸۔ " رفیق الدین صاحب ابن کیپٹن نواب دین صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ — ۱۰-۰۰
۹۔ " مولوی محمد صدیق صاحب شاہد کوارٹر تحریک جدید ربوہ — ۱۵-۰۰
۱۰۔ " شریف احمد صاحب بھٹی ندیم کنسٹرکٹرز رحمت بازار " — ۱۰-۰۰
۱۱۔ " مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب بحساب عبدالرشید صاحب مرحوم ربوہ — ۵۰-۰۰
۱۲۔ " ملک محمد افضل صاحب نیو ٹیکسٹائل ملز واہ کینٹ — ۵۰-۰۰
۱۳۔ " نذیر احمد صاحب فاروقی نیویارک امریکہ — ۱۰۰۰-۰۰
۱۴۔ " عزیز الرحمٰن صاحب خالد مبلغ نائیجیریا افریقہ — ۱۰-۰۰
۱۵۔ " منشی محمد خان صاحب مسجد فضل فیصل آباد — ۵۰-۰۰
۱۶۔ " ادریس احمد صاحب " — ۳۵-۰۰
۱۷۔ " محمود مصطفیٰ صاحب گلبرگ " — ۱۱۰-۰۰
۱۸۔ " ظفر حسین صاحب منصورہ آباد " — ۱۰-۰۰
۱۹۔ دیگر احباب جماعت احمدیہ " — ۱۶-۰۰
۲۰۔ مکرم فقیر محمد صاحب سٹور آفیسر ایجنسی گلگت — ۱۰-۰۰
۲۱۔ جماعت احمدیہ سکھیکی منڈی ضلع گوجرانوالہ — ۲۰-۰۰
۲۲۔ محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ مرحومہ اہلیہ میاں عبدالرحمٰن صاحب باغبانپورہ لاہور — ۲۵۰-۰۰
۲۳۔ " عابدہ پروین صاحبہ " " — ۱۰-۰۰
۲۴۔ مکرم قاضی عبدالرشید صاحب نیلہ گنبد " — ۱۰-۰۰
۲۵۔ محترمہ بشارت بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ ریاض محمود صاحب دارالذکر " — ۱۰۰-۰۰
۲۶۔ مکرم اشار احمد صاحب منجانب والد شیخ امیر احمد صاحب مرحوم " " — ۵۰-۰۰
۲۷۔ " چوہدری فتح محمد صاحب ایم۔اے کینال پارک " — ۱۰۰-۰۰
۲۸۔ " عزیز محمد خان صاحب سمن آباد " — ۲۰-۰۰
۲۹۔ دیگر جماعت احمدیہ لاہور شہر — ۱۲-۰۰

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

زعماء انصار اللہ توجہ فرمائیں

خدا تعالیٰ کے فضل سے شاید ہی کوئی دن گزرتا ہوگا کہ ہمارے اکثر احباب کو مخلوق خدا کی کوئی نہ کوئی خدمت بجالانے کی توفیق نہ ملتی ہو مگر ماہانہ کارگزاری کی رپورٹوں میں اس کا معین شکل میں ذکر نہیں کیا جاتا۔ براہِ مہربانی اس طرف توجہ فرمائیں اور ماہوار رپورٹوں میں معین اعداد و شمار درج کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

قائد ایثار
مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ

اشاعت اسلام کیلئے اپنی زندگیاں وقف کردو

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"اگر تم چاہتے ہو کہ تم خدا تعالیٰ کی برکت حاصل کرو تو آؤ دین کے کام میں لگ جاؤ اور اشاعت اسلام کے لئے اپنی زندگیوں کو وقف کردو۔۔۔ ۔۔۔ اور یہ مت خیال کرو کہ اگر تم دین کے لئے اپنا مال خرچ کروگے، دین کے لئے اپنی جانیں قربان کروگے اور دین کے لئے اپنا وقت دوگے تو تمہیں اس سے نقصان ہوگا بلکہ یاد رکھو وَاللّٰہُ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ۔ جب اس طرح مال خرچ کروگے تو ۔۔۔ دولت تمہارے قدموں میں آئے گی اور یہ چھوٹی چھوٹی قربانیاں تم کو حقیر اور ذلیل نظر آنے لگیں گی۔"

(الفضل ۲۹؍مارچ ۱۹۳۵ء)

تاریخِ احمدیت کا ایک ورق

(بقیہ صفحہ ۵)

توجہ سے کام نہیں لیا گورنمنٹ نے اس افسر اور ماتحت افسروں کے خلاف جن کا اس واقعہ سے تعلق تھا مناسب کارروائی کی ہے اور مجھے گورنمنٹ پنجاب کی طرف سے ہدایت ہوئی ہے کہ میں اس بارہ میں تحریر کردوں کہ گورنمنٹ پنجاب کو اس تکلیف پر جو آپ کو یا آپ کے خاندان کے لوگوں کو پہنچی ہوگی شدید افسوس ہے"

حضور رضی اللہ عنہ نے گورنمنٹ کی یہ معذرت تو قبول کرلی مگر ساتھ ہی صاف صاف یہ بھی کہہ دیا کہ:۔

"ہمارے پاس اس بات کے ثبوت موجود ہیں کہ درحقیقت اس واقعہ میں بعض بالا افسروں کا ہاتھ تھا لیکن جو فعل ہوا وہ مقامی آدمیوں سے کرایا گیا۔۔۔۔ میں اس وقت ساری باتیں اپنے خطبہ میں بیان نہیں کرسکتا اور بعض باتیں تو ایسی ہیں جن کا بیان کرنا مناسب بھی نہیں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے پاس ایسے یقینی ثبوت موجود ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض بالا افسر اس کارروائی میں شامل تھے۔"

(مرتبہ: یوسف سہیل شوق ربوہ)

اعلان دارالقضاء

مکرم شیخ افتخار احمد نگوں آٹو ہاؤس حسین آگاہی روڈ ملتان نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم شیخ میاں محمد بشیر صاحب نگوں آف چنیوٹ وفات پاچکے ہیں اور والدہ محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ بھی وفات پاچکی ہیں۔ قطعات ۲۳-۲۲/۶۳ بالترتیب والد صاحب مرحوم اور والدہ صاحبہ مرحومہ کے نام الاٹ ہیں۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں جنہیں قطعات مذکورہ بالا میرے نام منتقل کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ۱) شیخ میاں محمد رفیق نگوں صاحب۔ ۲) شیخ میاں محمد شفیع نگوں صاحب ۳) شیخ نثار احمد صاحب نگوں (۴) شیخ مختار احمد صاحب نگوں (۵) شیخ محمد ارشد صاحب پسران مرحوم

لہٰذا استدعا ہے کہ قطعات ۲۳-۲۲/۶۳ میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

نہ تو والدین موصی تھے اور نہ ہی وارثان میں سے کوئی موصی ہیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

قائدینِ اضلاع! مرکزی سالانہ اجتماع میں مجالس کی سوفی صد نمائندگی کے لئے ابھی سے کوشش شروع فرمادیں۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الاخبار و الآراء (بقیہ صفحہ ۲)

"ظلم کی ٹہنی کبھی پھلتی نہیں"

پچھلے دنوں جب بھارت کے شہر علیگڑھ میں فسادات ہو رہے تھے مولوی ابوالحسن علی ندوی صاحب نے انصاف کونسل مراد آباد کے زیر انتظام ٹاؤن ہال میں "پیام انسانیت" کے موضوع پر تقریر کی۔ ماہنامہ "الحق" اکوڑہ خٹک نے اپنے اگست ۱۹۷۹ء کے شمارہ میں ان کی یہ تقریر شائع کی ہے۔ تقریر کے دوران ظلم کی مذمت کرتے ہوئے انہوں نے کہا:

"اب تو ہم کو اور آپ کو
مل کر اس کشتی (مراد بھارت)
کو سنبھالنا ہے اور اس
کشتی کی خبر لینی ہے ورنہ
پھر کہانی! تمہاری داستاں
تک بھی نہ ہو گی داستانوں میں"

ظلم کے بعد کوئی ملک پنپ نہیں سکتا۔ جو کسی نے کہا تھا

ع ظلم کی ٹہنی کبھی پھلتی نہیں
ناؤ کاغذ کی کبھی چلتی نہیں

ہم نے بچپن میں یہ سبق پڑھا تھا اور آج بڑے بڑے منتریوں کو بڑے بڑے پروفیسرز اور لیڈرز کو پھر پڑھانے کی ضرورت ہے کہ
"ظلم کی ٹہنی کبھی پھلتی نہیں"

......

بھائی کوئی مذہب ہو کوئی پارٹی ہو کوئی فرقہ ہو کوئی سماج ہو ظلم کو خدا برداشت نہیں کرتا۔ اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کوئی فرقہ کوئی طبقہ کوئی کلاس یہ سمجھتا ہے کہ ظلم کر کے بے گناہوں کا خون کر کے بچوں کو دیواروں پر پٹک کر اور بھٹی میں ڈال کر ہم اپنا سکہ بٹھا لیں گے ہم اپنے لئے اس ملک کا پرچہ لکھوا لیں گے تو وہ بھول میں ہے۔ اسے اپنی بھول سے نکلنا چاہئے۔ خدا اس طرح کرنے تو دیتا ہے کرنے کے بعد جینے نہیں دیتا .... ارے بھائی انسان کے معنے تو یہ ہیں کہ انسان، انسان کو دیکھ کر خوش ہو۔ بچھو اور سانپ بھی مل جاتے ہیں بھیڑیئے بھی ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ لیکن یہ کس طرح کے انسان ہیں کہ انسان انسان کو برداشت نہیں کر سکتا۔ کیا دورہ اس پر پڑا ہے؟ .... ہزار بار ان کا مذہب ان سے بیزار ہے اور وہ ہزار بار اپنے مذہب کی کتاب اپنے سر پر رکھ کر قسم کھائیں کہ ہم مسلمان ہیں ہندو ہیں۔ خدا کی لعنتیں برستی ہیں ان کے اوپر۔ خدا بیزار ہے ایسے لوگوں سے"

(ماہنامہ "الحق" اکوڑہ خٹک اگست ۱۹۷۹ء صفحہ ۱۹-۲۰)

ندوی صاحب نے بھارت میں مسلمانوں پر ہونے والے ظلم سے متاثر ہو کر جو کچھ کہا سو وہ سولہ آنے درست ہے۔ کوئی مذہب نہیں جس نے ظلم کی مذمت نہ کی ہو اور اس کے عبرتناک انجام سے نہ ڈرایا ہو اور بالخصوص اسلام نے تو ظلم سے بہت سختی سے منع کیا ہے اور خبردار کیا ہے کہ ظالم کو کبھی فلاح نصیب نہیں ہوتی۔ اس کے باوجود ہم دیکھتے ہیں بلا تفریق و امتیاز جو بھی ظلم کا بازار گرم کرتا ہے خدا اور مذہب کے نام پر ہی کرتا ہے ایسا کیوں ہے؟ اگر دیکھا جائے تو اکثریت اور قوت و طاقت کا گھمنڈ مذہبی جنونیوں کو اندھا کر دیتا ہے اور وہ قلیل التعداد کمزور اور نہتے لوگوں پر درندوں کی طرح ٹوٹ پڑتے ہیں اور اس پر طرفگی یہ کہ کمال ڈھٹائی سے کہتے یہ ہیں کہ وہ خدا کو (جو ظلم سے بیزار ہے اور جو ظالموں کو اپنی لعنت کا مورد بناتا ہے) خوش کرنے کے لئے یہ ظلم ڈھا رہے ہیں۔ وہ اس ظلم کو ظلم نہیں گردانتے بلکہ اسے "کار ثواب" قرار دے دے کر ان کو بھی جو ظلم کرنا نہیں چاہتے ظلم ڈھانے پر ابھارتے ہیں اور انہیں طعنے دیتے ہیں کہ وہ "ثواب" کمانے سے اپنے آپ کو کیوں محروم کر رہے ہیں۔

اس دنیا میں مامورین الٰہی اور ان کے مٹھی بھر متبعین کو اکثریت اور قوت و طاقت کے گھمنڈ میں ہی خود خدا اور مذہب کے نام پر انسانیت سوز مظالم کا تختۂ مشق بنایا گیا۔ لیکن اسی خدا نے ہی جس کا نام لے کر اکثریت نے ظلم کا شیوہ اختیار کیا تھا ان کو اپنی لعنت کا مورد بنایا اور ان کے گھمنڈ کو خاک میں ملا کر انہیں ذلیل و رسوا کر کے رکھ دیا۔ تاریخ بار بار اپنے آپ کو دہراتی رہی پر ظلم کا شیوہ اختیار کرنے والوں نے کوئی سبق حاصل نہ کیا اور جو ظلم کرنا چاہتے ہیں وہ اب بھی سبق حاصل کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اگر وہ سبق حاصل کریں تو کم از کم خدا اور مذہب کے نام پر ظلم کبھی روا نہ رکھیں اور کم از کم اس معاملہ میں تاریخ اپنے آپ کو پھر نہ دہرائے۔ لیکن تاریخ تو اپنے آپ کو دہراتی چلی آ رہی ہے اور

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے!

حبوب اٹھرا مکمل کورس اٹھائیس روپے	تریاق بواسیر قیمت دس روپے
اکسیر اولاد نرینہ مکمل کورس تیس روپے	تریاق دمہ قیمت تیس روپے
زد جام عشق مکمل کورس ساٹھ روپے	روشن کاجل قیمت دو روپے

ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ

احمدی بھائیوں کے مشہور جیولرز
نیو پاک جیولرز
۱۱۱ فیروز پور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور۔ فون نمبر ۴۱۰۹۷۴ (ایئرکنڈیشنڈ)
(اور)
۱۲ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور (ایئرکنڈیشنڈ)
پروپرائٹر میاں عظیم قادر اینڈ سنز

ہر قسم کا سامان سائنس و اچھی نرخوں پر خریدنے کے لئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹورز فون ۲۵۰۰۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیئے۔

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے
اپنے معروف ادارہ
گلوب ٹمبر کارپوریشن ۲۶۔ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور پر
(گورنمنٹ کنٹریکٹر)
تشریف لائیں
فون نمبر ۶۰۲۲۰ / ۵۳۳۲۰ ؛ رہائش ۶۲۹۳۰ ؛ فیکٹری رچنا ٹاؤن ۴۱۰۷۰۰
احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کیلئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

درخواست دعا

خاکسار کو عرصہ سے ضعف اعصاب، اعصابی درد دل اور دوران سر کے عارضہ میں مبتلا ہے چند دن سے دوران سر میں بہت اضافہ ہو گیا ہے۔ احباب سے دعائے خاص کی درخواست ہے۔
(نورالدین خوشنویس ربوہ)

یہ زمانہ بھی اس کی مثالوں سے خالی نہیں ہے لیکن دلوں کی نابینائی نہ دیکھنے اور نہ سوچنے کی نوبت آنے دیتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

ایک ضروری وضاحت

محترم امراء و صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ بیرون پاکستان و پاکستان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ‘

ذیل میں جو وضاحت درج ہے وہ روزنامہ الفضل میں پہلے بھی آچکی ہے اور اس کے شائع ہوتے ہی مخلصین جماعت نے انفرادی طور پر اپنے وعدے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور بھجوانے شروع کر دیئے ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ یہ وضاحت جماعتی نظام کے ماتحت تمام افراد جماعت تک پہنچائی جائے تاکہ کوئی فرد اس مبارک تحریک میں جو الٰہی منشاء کے ماتحت غلبہ اسلام کے جلد حصول کی خاطر جاری کی گئی ہے شمولیت سے محروم نہ رہ جائے۔

خاکسار آپ سے عرض کرتا ہے کہ آپ نے ہمیشہ مرکز کی آواز پر لبیک کہی اور پورے تعاون سے کارکنان مرکز کی امداد کی ہے اب بھی آپ کے تعاون کی ضرورت ہے۔ اس لئے اس وضاحت کو ہر مخلص فرد جماعت تک پہنچا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

جو دوست نیا وعدہ کریں یا پہلے وعدہ میں ازدیاد کریں ان کی درخواستیں لیکر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور بغرض دعا و منظوری بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

یہ وضاحت دنیا کے تمام ممالک کے احمدیوں کے لئے ہے

(۱) گاہے گاہے بعض احباب کی طرف سے یہ استفسار ہوتا رہتا ہے کہ جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے غلبۂ اسلام کیلئے ”صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ“ کی مبارک تحریک فرمائی وہ اس میں وعدہ نہ لکھوا سکے کیا اب وہ ایسا کر سکتے ہیں؟

(۲) اس کا جواب یہ ہے کہ تحریک جاری ہے وہ اس میں شمولیت کا شرف حاصل کر سکتے ہیں۔ اپنا وعدہ حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور بھجوا دیں تاکہ اُن کے لئے دعا بھی ہو جائے اور حضور کی منظوری کے بعد وعدہ ریکارڈ ہو جائے۔

(۳) جو احباب اس سال کے اندر وعدہ کریں گے انکو ہر سال اپنے وعدہ کا ۱/۲ ادا کرنا ہوگا مثلاً اگر آپ دس ہزار کا وعدہ کرتے ہیں تو اس سال ایک ہزار اور پھر ہر سال ایک ہزار ادا کیا کریں گے۔

(۴) جو دوست اور بہنیں اپنے پہلے وعدوں میں اضافہ کرنا چاہیں وہ بھی حضور کی خدمت میں لکھیں۔ جزاکم اللہ خیراً

والسلام ۔ خاکسار
ظہور احمد
سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

نصرت انڈسٹریل سکول میں داخلہ

نصرت انڈسٹریل سکول میں ڈپلومہ حاصل کرنے والی لڑکیوں کے لئے بغیر لیٹ فیس کے ۱۵ ستمبر تک داخلہ کی تاریخ بڑھا دی گئی ہے اس لئے جو لڑکیاں ڈپلومہ حاصل کرنا چاہتی ہیں وہ جلد از جلد داخلہ لے لیں۔

کھلا کام سیکھنے والی لڑکیوں کے لئے داخلہ ہر وقت شروع ہے سلائی سیکھ کر فائدہ اٹھائیں۔

(ہیڈ مسٹرس نصرت انڈسٹریل سکول)

زیر TPG 1095/891
5-6-79

ایل ڈی اے سے منظور شدہ

الحمرا ٹاؤن

خصوصیات:

• جدید ٹرانسپورٹ کا انتظام • تعلیمی و طبی سہولت کے لئے سکول و ہسپتال
• سرسبز و شاداب علاقہ • تفریح کے لئے پارک • وسیع و عریض شاپنگ مرکز
• بجلی، پانی و سیوریج کا جدید ترین انتظام • مسجد، مہذب ماحول،
• کشادہ سڑکیں • بیرون ممالک میں مقیم پاکستانیوں کے لئے مخصوص پلاٹ۔

محل وقوع:
یونیورسٹی نیو کیمپس سے صرف ۲½ میل کے فاصلے پر۔

پلاننگ:
جدید ترین تکنیک سے آراستہ و مغربی طرز رہائش کے معیار کے مطابق۔

بینک:
مسلم کمرشل بنک، وحدت روڈ، لاہور
الائیڈ بنک آف پاکستان لمیٹڈ
مزنگ چونگی - لاہور

پراسپکٹس دفتر سے مفت حاصل کیجئے

اوقات رابطہ:
صبح ۸ بجے تا ایک بجے دوپہر - ۲ بجے دوپہر تا ۸ بجے رات

فون نمبر: ۸۵۳۱۰۲

ڈویلپمنٹ کا آغاز کر دیا گیا ہے

دفتر بروز جمعہ بھی کھلا رہے گا۔

اٹلس انٹرنیشنل

فیض روڈ، متصل وحدت روڈ، مسلم ٹاؤن - لاہور

اعلان تعطیل

کل گیارہ ستمبر ۱۹۷۹ء بروز منگل روزنامہ الفضل ربوہ میں تعطیل ہوگی اس لئے اس روز اخبار شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

(مینیجر الفضل - ربوہ)

کلیرنس سیل

۵ تا ۲۵ ستمبر

وائل و لون پرنٹ و ٹویرا پرنٹ کی قیمت میں کمی کر دی گئی ہے۔ خریداران اس سنہری موقع سے فائدہ اٹھائیں۔

خواجہ عبد المومن
مومن کلاتھ ہاؤس - گولبازار ربوہ فون ۵۱۷

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے۔ (مینیجر الفضل)